29 نومبر 1963

از عدالت عظمیٰ

منی پور انتظامیہ

بنام

ایم نیلا چندر سنگھ

(پی۔بی۔گجیندر گڈکر اور کے۔سی۔داس گپتا جسٹسز)

منی پور غذائی اجناس ڈیلرز لائسنسنگ آرڈر، 1958 کی شقیں 2(a)، 3(1) اور 3(2)–غذائی اجناس کا ذخیرہ–ڈیلر–شق 3(2) کے تحت قیاس–آیا شق 3(1) کو متوجہ کرتا ہے–ضروری اشیاء ایکٹ، 1955 (1955 کا ایکٹ 10) دفعہ 7۔

مدعا علیہ کو منی پور غذائی اجناس ڈیلرز لائسنسنگ آرڈر کی شق 3 کی خلاف ورزی کرتے ہوئے بغیر کسی لائسنس کے اپنے گودام میں 100 ماؤنڈ سے زیادہ دھان ذخیرہ کرتے ہوئے پایا گیا۔ اس پر ضروری اشیاء قانون کی دفعہ 7 کے تحت جرم کرنے کا الزام عائد کیا گیا تھا۔ مدعا علیہ کا بنیادی دفاع یہ تھا کہ دھان اس کے خاندان کے افراد کے استعمال کے لیے تھا، جس پر ٹرائل مجسٹریٹ نے یقین نہیں کیا۔ ٹرائل مجسٹریٹ نے فیصلہ دیا کہ حکم کی شق 3(2) میں موجود دفعات کے نتیجے میں مدعا علیہ کے خلاف ایک مفروضہ پیدا ہوا، جس نے حکم کی شق 3(1) کے تحت اس کا مقدمہ لیا، جس نے بدلے میں حکم کی شق 7 توضیعات کو اپنی طرف متوجہ کیا اور مدعا علیہ کو ضروری اشیاء ایکٹ کی دفعہ 7 کے تحت ذمہ دار ٹھہرایا۔ ان نتائج پر مجسٹریٹ نے مدعا علیہ کو ایکٹ کی دفعہ 7 کے تحت مجرم قرار دیا۔ مدعا علیہ کی جانب سے سیشن جج کے پاس کی گئی اپیل مسترد کر دی گئی۔ اس کے بعد مدعا علیہ نے عدالتی کمشنر کے پاس نظر ثانی کی درخواست دائر کی، جو کامیاب ہوئی۔ جوڈیشل کمشنر نے مؤقف اختیار کیا کہ حکم کی شق 13(2) کے تحت جائز طور پر اٹھائے جانے والے مفروضے کا اثر یہ نہیں ہے کہ وہ شخص جس کے خلاف مذکورہ مفروضہ اخذ کیا گیا ہے وہ مذکورہ سامان کا ڈیلر ہے اور اس لیے محض مذکورہ مفروضے کی طاقت پر حکم کی شق 3(1) کو راغب نہیں کیا جا سکتا۔ خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل میں،

منعقد: (i) آرڈر کی شق 2(اے) کے تحت اس سے پہلے کہ کسی شخص کو ڈیلر کہا جا سکے، یہ ظاہر کرنا ضروری ہے کہ وہ گوشوارہ میں بیان کردہ کسی بھی شے کی خریداری یا فروخت یا اسٹوریج کا کاروبار کرتا ہے اور یہ کہ فروخت کسی بھی وقت 100 ماؤنڈ یا اس سے زیادہ کی مقدار میں ہونی چاہیے۔ اس تناظر میں کاروبار کے تصور کو لازمی طور پر لین دین کے تسلسل کو پیش کرنا چاہیے۔ فروخت، خریداری یا اسٹوریج کا واحد، آرام دہ اور پرسکون یا واحد لین دین کسی شخص کو ڈیلر نہیں بنائے گا۔

(ii) شق 3(2) ایک قانونی مفروضہ پیش کرتی ہے کہ کسی فرد کے پاس پائے جانے والے مخصوص سامان کے 100 موڈس یا اس سے زیادہ کا ذخیرہ اس کے ذریعے فروخت کے مقصد سے ذخیرہ کیا گیا تھا۔ شق 3(2) کے تحت مفروضہ اٹھائے جانے کے بعد،

کچھ شواہد پیش کیے جانے چاہئیں جو اس نتیجے کو درست ثابت کریں کہ جو اسٹور فروخت کے مقصد سے بنایا گیا تھا وہ اس شخص نے کاروبار جاری رکھنے کے مقصد سے بنایا تھا۔ کاروبار کا وہ عنصر جو شق 3(1) توضیعات کو راغب کرنے کے لیے ضروری ہے، شق 3(2) کے تحت اٹھائے گئے مفروضے میں شامل نہیں ہے۔

(iii) شق 3(2) کو جان بوجھ کر لکھا گیا ہوگا تاکہ کاشتکاروں کو خارج کرنے کے لیے ایک محدود مفروضہ اٹھایا جا سکے جو مواقع پر اپنے کھیتوں میں اگائے جانے والے 100 ماؤنڈ سے زیادہ اناج کے قبضے میں ہو سکتے ہیں۔ حکم، بظاہر اس طرح کے قبضے، فروخت یا ذخیرہ کو لازمی اجناس ایکٹ کی دفعہ 7 کے ساتھ پڑھنے والی شق 3(1) کے تحت سزا کے قابل نہیں بنانا چاہتا تھا۔

فوجداری اپیل کا عدالتی حد اختیار 1962: کی فوجداری اپیل نمبر 143۔

1961 کے فوجداری ترمیم نمبر 20 میں منی پور میں جوڈیشل کمشنر کی عدالت 2 دسمبر 1961 کے فیصلے اور حکم سے اپیل۔

اپیل کنندہ کی طرف سے بی کے کھنہ اور آر این سچتے۔

ڈبلیو ایس بار لنگے، اور اے جی رتنا پارکھی، مدعا علیہ کے لیے۔

29 نومبر 1963۔ عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

گجیندر گڈکر، جسٹس۔ اس اپیل میں جو قانون کا مختصر سوال پیدا ہوتا ہے وہ منی پور غذائی اجناس ڈیلرز لائسنسنگ آرڈر، 1958 کی شق 3(2) کی تعمیر سے متعلق ہے۔ یہ سوال اس طرح پیدا ہوتا ہے۔

مدعا علیہ پر ضروری اشیاء ایکٹ 1955 کی دفعہ 7 کے تحت قابل سزا جرم کا ارتکاب کرنے کا الزام عائد کیا گیا تھا جس میں 9 فروری 1960 کو اسے مذکورہ حکم کی شق 3 کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اپنے گودام میں 178 ماؤنڈ دھان بغیر کسی لائسنس کے ذخیرہ کرتے ہوئے پایا گیا تھا۔ مدعا علیہ کے خلاف مقدمہ یہ تھا کہ 9 فروری 1960 کو اس کے گودام کی تلاشی لی گئی اور اس میں 178 ماؤنڈ دھان ذخیرہ شدہ پایا گیا۔ مدعا علیہ نے اس حقیقت کی تردید نہیں کی حالانکہ اس نے استدعا کی کہ اس کے گودام میں جو دھان ملا تھا وہ اس کے خاندان کے پندرہ افراد کے استعمال کے لیے تھا۔ اس نے یہ بھی استدعا کی کہ اس کے گودام میں پائے جانے والے اسٹاک میں سے 40 ماؤنڈ دھان اس کے رشتے دار للیتو سنگھ کے تھے۔ بشن پور کے سب ڈویژنل مجسٹریٹ، جنہوں نے مدعا علیہ کے مقدمے کی قابل نے اس کے اس بیان پر یقین نہیں کیا کہ اسٹاک اس کے خاندان کے افراد کے استعمال کے لیے تھا۔ تاہم، وہ لالتو سنگھ کے اس ثبوت پر یقین رکھتے تھے کہ اسٹاک میں سے 40 ماؤدان کے تھے، اور اس لیے انہوں نے ایک حکم جاری کیا جس میں ہدایت کی گئی تھی کہ جو اسٹاک منسلک کیا گیا تھا اس میں سے 40 ماؤ دلالتو سنگھ کے حق میں جاری کیے جائیں۔ باقی اسٹاک کے حوالے سے، فاضل ٹرائل مجسٹریٹ اس نتیجے پر قابل کہ آرڈر کی شق 3(2) میں موجود توضیعات نتیجے میں مدعا علیہ کے خلاف مفروضہ پیدا ہوا اور اس مفروضے نے

ان کا مقدمہ آرڈر کی شق 3(1) کے تحت لیا۔ اس نے بدلے میں آرڈر کی شق 7 توضیعات کو اپنی طرف متوجہ کیا اور مدعا علیہ کو ضروری اشیاء ایکٹ کی دفعہ 7 کے تحت ذمہ دار بنا دیا۔ ان نتائج پر قابل مجسٹریٹ نے مدعا علیہ کو الزام عائد کردہ جرم کا مجرم قرار دیا۔ تاہم، انہوں نے مؤقف اختیار کیا کہ دھان ضبط کرنے کی ہدایت دینا ضروری نہیں ہے اور اگر انہیں تین ماہ کی سخت قید کا سامنا کرنے کے لیے 500 روپے جرمانہ ادا کیا گیا تو انصاف کے مقاصد پورے ہوں گے۔

اس حکم کے خلاف مدعا علیہ نے منی پور کے فاضل سیشن جج کے سامنے اپیل کو ترجیح دی۔ فاضل سیشن جج نے قابل مجسٹریٹ کے نقطہ نظر سے کافی حد تک اتفاق کیا۔ انہوں نے ان گواہوں پر یقین کیا جنہوں نے ان حالات کا حوالہ دیا تھا جن کے تحت مدعا علیہ کے گودام میں ذخیرہ شدہ دھان برآمد کیا گیا تھا، اور انہوں نے مؤقف اختیار کیا کہ مدعا علیہ کو ضروری اشیاء ایکٹ کی دفعہ 7 کے تحت مناسب طریقے سے مجرم قرار دیا گیا تھا۔ سزا کے حکم کی بھی تصدیق ہوئی۔

اس کے بعد مدعا علیہ نے عدالتی کمشنر، منی پور کو نظر ثانی کی درخواست کے ذریعے منتقل کیا اور اس کی نظر ثانی کی درخواست کامیاب ہوگئی۔ ایسا قابل ہوتا ہے کہ موجودہ نظر ثانی کی درخواست فاضل جوڈیشل کمشنر کے سامنے سماعت کے لیے آنے سے پہلے انہوں نے 1961 کی دفعہ 7، 11 اور 13 کی نظر ثانی کی درخواستوں کے ایک گروپ میں آرڈر کی شق 3(2) کی تشریح کے حوالے سے قانون کے سوال کا جائزہ لیا تھا اور 5 جون 1961 کو اپنا فیصلہ سنایا تھا۔ اس نے اس فیصلے میں مؤقف اختیار کیا تھا کہ اس مفروضے کا اثر جو شق 3(2) کے تحت جائز طور پر اٹھایا جا سکتا ہے یہ نہیں ہے کہ وہ شخص جس کے خلاف مذکورہ مفروضہ اخذ کیا گیا ہے وہ مذکورہ سامان کے سلسلے میں ڈیلر ہے اور اس لیے، صرف مذکورہ مفروضے کی طاقت پر، شق 3(1) کو اس کے پہلے فیصلے کے بعد راغب نہیں کیا جا سکتا جس کے بعد قابل عدالتی کمشنر نے مدعا علیہ کی نظر ثانی کی درخواست کی اجازت دی اور اس کے خلاف منظور کردہ سزا اور سزا کے حکم کو کالعدم قرار دے دیا۔ یہ اس حکم کے خلاف ہے کہ منی پور انتظامیہ خصوصی اجازت کے ذریعے اس عدالت میں آئی ہے، اور اپیل کنندہ کی جانب سے مسٹر بی کے کھنہ نے دعوی کیا ہے کہ قابل عدالتی کمشنر کا نظریہ حکم کی شق 3(2) کی غلط فہمی پر مبنی ہے۔ اس طرح موجودہ اپیل میں ہمارے فیصلے کے لیے جو واحد سوال آتا ہے وہ مذکورہ شق کی تعمیر کے حوالے سے ہے۔

اس مرحلے پر حکم کی متعلقہ توضیعات حوالہ دینا آسان ہوگا۔ شق 2(اے) ڈیلر کی تعریف اس طرح کرتی ہے کہ وہ شخص جو کسی ایک وقت میں ایک سو مانڈ یا اس سے زیادہ کی مقدار میں کسی ایک یا زیادہ غذائی اجناس کی خریداری، فروخت یا ذخیرہ کرنے کے کاروبار میں مصروف ہو۔ شق 2(بی) غذائی اجناس کی تعریف آرڈر میں بیان کردہ کسی بھی ایک یا زیادہ غذائی اجناس کے طور پر کرتی ہے جس میں بھوسے اور چنے کے علاوہ ایسے غذائی اجناس کی مصنوعات شامل ہیں۔ یہ عام بات ہے کہ دھان گوشوارہ I میں مذکور غذائی اجناس میں سے ایک ہے۔ شق 3 جس سے ہم اس اپیل میں براہ راست متعلق ہیں اس طرح پڑھتی ہے :

"(1) کوئی بھی شخص بطور ڈیلر کاروبار نہیں کرے گا سوائے اس کے کہ لائسنسنگ اتھارٹی کے ذریعہ اس سلسلے میں جاری کردہ لائسنس کی شرائط وضوابط کے تحت اور اس کے مطابق۔

(2) اس شق کے مقصد کے لیے، کوئی بھی شخص جو کسی ایک وقت میں ایک سو مونڈ یا اس سے زیادہ کی مقدار میں اناج ذخیرہ کرتا ہے، جب

تک کہ اس کے برعکس ثابت نہ ہو جائے، اسے فروخت کے مقصد کے لیے اناج ذخیرہ کرنے والا سمجھا جائے گا۔

شق 7 میں کہا گیا ہے کہ اس حکم کے تحت جاری کردہ لائسنس کا کوئی بھی ہولڈر لائسنس کی کسی بھی شرائط وضوابط کی خلاف ورزی نہیں کرے گا، اور اگر اس نے ان کی خلاف ورزی کی ہے تو اس کا لائسنس منسوخ یا معطل ہونے کا ذمہ دار ہے۔ یہ وہ اہم توضیعات جن سے ہم موجودہ اپیل میں متعلق ہیں۔

ہمارے سامنے مسٹر کھنہ کی طرف سے اٹھائے گئے نکتے سے نمٹنے کے لیے یہ بات ذہن میں رکھنا ضروری ہے کہ زیر بحث شق 3 بالآخر مجرم پر جرمانہ عائد کرتی ہے اور اس طرح یہ تعزیراتی شق کی نوعیت میں ہے۔ لہذا، یہ ضروری ہے کہ اس کی سختی سے تشریح کی جائے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے، جیسا کہ مسٹر کھنہ نے دعوی کیا ہے کہ اگر شق 3(2) جو کہ ایک قیاس آرائی کی شق کی نوعیت میں ہے، ایک افسانے کے لیے فراہم کرتی ہے، تو ہمیں شق کے الفاظ کے تحت فکشن کو زیادہ سے زیادہ حد تک جائز طور پر جائز بنانا چاہیے۔ مسٹر کھنہ کا مؤقف ہے کہ شق 3 کا اثر یہ ہے کہ جیسے ہی یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مدعا علیہ نے 100 ماؤنڈ سے زیادہ دھان ذخیرہ کیا ہے تو اسے فروخت کے مقصد کے لیے مذکورہ اناج ذخیرہ کیا سمجھا جانا چاہیے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ اس شق کے تحت قانونی مفروضہ کھینچتے وقت، یہ ذہن میں رکھنا ضروری ہے کہ یہ مفروضہ شق 3 کی ذیلی شق (1) کے مقصد کے لیے تیار کیا گیا ہے۔ لہذا، اس بات پر زور دیا جاتا ہے کہ یہ شق 3(2) کے مقصد کو شکست دے گی اگر علمی عدالتی کمشنر کے نقطہ نظر کو برقرار رکھا جائے اور شق 3(2) کے تحت اٹھائے گئے مفروضے کو مدعا علیہ کے خلاف الزام ثابت کرنے کے لیے کافی نہیں قابل جائے۔

اس سوال سے نمٹنے کے لیے کہ آیا مدعا علیہ ضروری اشیاء قانون کی دفعہ 7 کے تحت مجرم ہے، یہ فیصلہ کرنا ضروری ہے کہ آیا اسے حکم کی شق 3 کے معنی میں ڈیلر کہا جا سکتا ہے یا نہیں۔ ڈیلر کی تعریف شق 2(اے) کے ذریعے کی گئی ہے اور اس تعریف پر ہم پہلے ہی غور کر چکے ہیں۔ مذکورہ تعریف سے پتہ چلتا ہے کہ کسی شخص کو ڈیلر کہنے سے پہلے یہ ظاہر کرنا ضروری ہے کہ وہ گوشوارہ میں بیان کردہ کسی بھی شے کی خریداری یا فروخت یا اسٹوریج کا کاروبار کرتا ہے، اور یہ کہ فروخت کسی بھی وقت 100 ماؤنڈز یا اس سے زیادہ کی مقدار میں ہونی چاہیے۔ اس بات پر غور کیا جائے گا کہ ضرورت یہ نہیں ہے کہ شخص محض زیر بحث اناج کو فروخت کرے، خریدے یا ذخیرہ کرے، بلکہ یہ کہ وہ اس طرح کی خریداری، فروخت یا ذخیرہ اندوزی کا کاروبار کر رہا ہو، اور اس تناظر میں کاروبار کے تصور کو لازمی طور پر لین دین کے تسلسل کو پیش کرنا چاہیے۔ یہ فروخت، خریداری یا اسٹوریج کا واحد، غیر معمولی یا واحد لین دین نہیں ہے جو کسی شخص کو ڈیلر بنا دے۔ یہ صرف وہیں ہے جہاں یہ دکھایا جاتا ہے کہ مذکورہ لین دین میں سے کسی ایک یا دوسرے کا تسلسل ہے کہ تعریف کے ذریعہ پیش کردہ کاروبار کی ضرورت کو پورا کیا جائے گا۔ اگر تعریف کے اس عنصر کو نظر انداز کر دیا جائے تو یہ لفظ کاروبار کے استعمال کو بے کار اور بے معنی بنا دے گا۔ مسٹر کھنہ نے ہمارے سامنے منصفانہ طور پر تسلیم کیا ہے کہ یہ شرط کہ لین دین کسی بھی وقت 100 ماؤنڈ یا اس سے زیادہ کا ہونا چاہیے، تعریف میں بیان کردہ اشیاء کے ساتھ تمام قسم کے لین دین کو کنٹرول کرتی ہے۔ چاہے وہ کسی بھی وقت خریداری ہو یا فروخت یا اسٹوریج، یہ 100 ماؤنڈز یا اس سے زیادہ کا ہونا چاہیے۔ دوسرے لفظوں میں، ہمارے سامنے کوئی تنازعہ نہیں ہے کہ مقررہ اشیاء کے 100 ماؤنڈ سے کم کے خوردہ لین دین ڈیلر کی تعریف کے دائرہ کار سے باہر ہیں۔

حکم نامے کے ذریعے تجویز کردہ فارم اسی نتیجے کی حمایت کرتے ہیں۔ لائسنس کے لیے درخواست دینے کے فارم سے پتہ چلتا ہے کہ

درخواست گزار کو جن کالموں کو پر کرنا ہے ان میں سے ایک میں اسے یہ بتانے کی ضرورت ہوتی ہے کہ درخواست گزار کتنے عرصے سے اناج کی تجارت کر رہا ہے، و دیگر کالم میں اسے اپنے کاروبار کی جگہ یا مقامات بتانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی طرح، لائسنس تجویز کرنے والے فارم بی سے پتہ چلتا ہے کہ لائسنس ہولڈر کو لائسنس میں مذکور اناج کی خریداری، فروخت یا ذخیرہ کرنے کا اختیار دیتا ہے، اور لائسنس کی شق 2 میں کہا گیا ہے کہ لائسنس یافتہ مذکورہ بالا کاروبار کو لائسنس میں اشارہ کردہ جگہ پر جاری رکھے گا۔ اسی طرح، فارم سی جو اسٹاک سے متعلق ہے، ظاہر کرتا ہے کہ گودام کی تفصیلات جہاں اسٹاک رکھے گئے ہیں اس کی نشاندہی کرنی ہوگی اور فروخت اور ڈیلیوری کی مقدار کے ساتھ ساتھ فروخت کی گئی لیکن ڈیلیور نہ کی گئی مقدار کو بھی الگ سے بیان کرنا ہوگا۔ لہذا یہ فارم اس نتیجے کی حمایت کرتے ہیں کہ ایک ڈیلر جو شق 2 (اے) کے ذریعہ مقرر کردہ تعریف کے اندر آتا ہے اسے خریداری، فروخت یا اسٹوریج کا کاروبار کرنا چاہیے، اور اس میں فروخت، خریداری یا اسٹوریج کے واحد یا واحد معاملات کو خارج کر دیا جائے گا۔

لفظ "تاجر" کی تعریف کے اس ضروری مضمرات کو ذہن میں رکھتے ہوئے، آئیے ہم یہ پوچھ گچھ کرنے کے لیے آگے بڑھیں کہ آیا مدعا علیہ کا معاملہ شق 3 (1) کے تحت آتا ہے۔ شق 3 (1) افراد کو جاری کردہ لائسنس کی شرائط کے تحت اور اس کے مطابق کے علاوہ ڈیلر کے طور پر کاروبار کرنے سے منع کرتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں، جو بھی ڈیلر کا کاروبار جاری رکھنا چاہتا ہے اسے لائسنس حاصل کرنا ہوگا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اگر کوئی شخص شق 2 (اے) کے مطابق کاروبار کرتا ہے اور اسے شق 3 (1) کے مطابق لائسنس حاصل کیے بغیر کرتا ہے، تو وہ ضروری اشیاء قانون کی دفعہ 7 کے تحت مجرم ہوگا۔ اس سلسلے میں شق 3 (2) ایک قانونی مفروضہ پیش کرتی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ ایک قابل تردید مفروضہ ہے جو اس شق کے ذریعے اٹھایا گیا ہے۔ اگر یہ کسی ایسے شخص کی طرف سے دکھایا جاتا ہے جس کے ساتھ ایک یا دوسرے تجویز کردہ غذائی اناج کا 100 ماؤنڈ سے زیادہ ذخیرہ پایا جاتا ہے کہ مذکورہ ذخیرہ اس کی ذاتی ضروریات یا کسی اور جائز مقصد سے بہتر تھا جو فروخت کے مقصد سے غیر منسلک اور الگ تھا، تو اس مفروضے کی تردید کی جائے گی، اگر، یقینا، اس شخص کی طرف سے دی گئی اور ثابت کی گئی وضاحت کو عدالت معقول اور کافی کے طور پر قبول کرتی ہے۔ اس مفروضے کی مقدار کیا ہے؟ یہ اس کے مترادف ہے اور اس سے زیادہ کچھ نہیں کہ کسی مخصوص فرد کے پاس 100 یا اس سے زیادہ اناج کا ذخیرہ اس نے فروخت کے مقصد سے ذخیرہ کیا تھا۔ مفروضے کی بنیاد پر اس نتیجے پر پہنچنے کے بعد، استغاثہ کو اب بھی یہ دکھانا ہوگا کہ فروخت کے مقصد کے لیے اناج کا ذخیرہ اس نے مذکورہ اناج کے ذخیرے کا کاروبار جاری رکھنے کے مقصد سے کیا تھا۔ کاروبار کا وہ عنصر جو شق 3 (1) توضیعات کو راغب کرنے کے لیے ضروری ہے اس طرح شق 3 (2) کے تحت اٹھائے گئے مفروضے میں شامل نہیں ہے۔ مقدمے کے اس حصے کو اب بھی استغاثہ کو دیگر آزاد شواہد سے ثابت کرنا ہوگا۔ یہ ہوسکتا ہے کہ مقدمے کے اس حصے کو استغاثہ یہ دکھا کر ثابت کر سکے کہ مذکورہ شخص کے پاس ایک سے زیادہ بار 100 ماؤنڈ یا اس سے زیادہ اناج کا ذخیرہ پایا گیا تھا۔ مذکورہ شخص کے ساتھ اس طرح کے اسٹور کی دریافت کو کتنی بار ثابت کرنا ضروری ہے، یہ ایک ایسا معاملہ ہے جس کے بارے میں ہمیں موجودہ معاملے میں فیصلہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس معاملے میں شق 3 (2) کے تحت مفروضے کے سلسلے میں بس اتنا ہی کہنا ضروری ہے کہ اس کے تحت مفروضہ اٹھائے جانے کے بعد کچھ ثبوت پیش کیے جانے چاہئیں جو اس نتیجے کو درست ثابت کریں کہ جو اسٹور فروخت کے مقصد سے بنایا گیا تھا وہ اس شخص نے کاروبار جاری رکھنے کے مقصد سے بنایا تھا۔

مسٹر کھنہ کا مؤقف ہے کہ شق 3 (2) کے اثر کو سمجھنے میں ہمیں یہ یاد رکھنا چاہیے کہ یہ شق شق 3 (1) کا براہ راست حوالہ دیتی ہے، اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ درست ہے؛ لیکن یہ حقیقت کہ شق 3 (2) براہ راست شق 3 (1) کا حوالہ دیتی ہے، اس

مفروضے کے دائرہ کار کو وسیع کرنے میں مدد نہیں کرتی ہے جسے اس کے ذریعے اٹھایا جا سکتا ہے۔ مفروضہ اب بھی یہ ہوگا کہ اسٹور فروخت کے مقصد کے لیے بنایا گیا ہے، اور یہ مفروضہ شق 3(1) کے مقصد کے لیے تیار کیا جائے گا۔ شق 3(2) کے متعلقہ الفاظ کا یہی واحد اثر ہے جس پر مسٹر کھنہ انحصار کرتے ہیں۔

اس کے بعد مسٹر کھنہ زور دیتے ہیں کہ اگر مقننہ کا ارادہ تھا کہ فروخت کے مقصد کے لیے اسٹوریج کے بارے میں مفروضہ تیار کرنے کے بعد، استغاثہ کو اب بھی کچھ مزید بنیاد کا احاطہ کرنا چاہیے اور یہ ثابت کرنے کے لیے اضافی ثبوت پیش کرنا چاہیے کہ مذکورہ اسٹور اسٹوریج کے کاروبار کے مقصد کے لیے بنایا گیا تھا، تو قانونی مفروضہ واقعی کوئی مفید مقصد پورا نہیں کرے گا۔ اس دلیل میں کچھ طاقت ہو سکتی ہے۔ لیکن، دوسری طرف، شق 3(2) کی تشریح میں، عدالت لیے یہ کھلا نہیں ہوگا کہ وہ مذکورہ شق میں کوئی لفظ شامل کرے؛ اور درحقیقت جیسا کہ ہم پہلے ہی اشارہ کر چکے ہیں، معقول طور پر سمجھے گئے الفاظ اس مفروضے کو بڑھانے کا جواز پیش نہیں کر سکتے جو کاروبار کے لیے ضروری ہے جو ڈیلر کی تعریف کا ایک جزو ہے۔ لہذا، ہمیں نہیں لگتا کہ مسٹر کھنہ کی طرف سے شق 3(2) کی بنیادی عمومی پالیسی کے بارے میں جو دلیل دی گئی ہے وہ شق 3(2) کے ذریعے استعمال کیے گئے سادہ الفاظ کے پیش نظر ان دلیل میں مدد کر سکتی ہے۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شق 3(2) کو جان بوجھ کر بیان کیا گیا ہوگا تاکہ کاشتکاروں کے معاملات کو خارج کرنے کے لیے ایک محدود مفروضہ اٹھایا جا سکے جو بعض مواقع پر اپنے کھیتوں میں اگائے جانے والے 100 ماؤڈ سے زیادہ اناج کے قبضے میں ہو سکتے ہیں۔ اگر کوئی کاشتکار اپنے کھیتوں میں 100 ماؤڈ سے زیادہ پیداوار کرتا ہے یا بصورت دیگر سال میں ایک بار اتنی مقدار میں اناج کے قبضے میں آتا ہے اور انہیں حادثاتی طور پر فروخت کرتا ہے یا ذخیرہ کرتا ہے، تو آرڈر بظاہر اس طرح کے قبضے، فروخت یا ذخیرہ کو لازمی اجناس ایکٹ کی دفعہ 7 کے ساتھ پڑھنے والی شق 3(1) کے تحت سزا کا ذمہ دار نہیں بنانا چاہتا تھا۔ تاہم، شق 3(2) میں استعمال ہونے والے الفاظ کو مدنظر رکھتے ہوئے، ہم یہ قرار دینے سے قاصر ہیں کہ جوڈیشل کمشنر اس نتیجے پر پہنچنے میں غلط تھا کہ شق 3(2) بذات خود استغاثہ کے مقدمے کو برقرار نہیں رکھے گی کہ مدعا علیہ شق 3(1) کے تحت تاجر ہے اور اس کا لامحالہ مطلب یہ ہے کہ ضروری اشیاء ایکٹ کی دفعہ 7 کے تحت اس کے خلاف الزام ثابت نہیں ہوا ہے۔ اس لیے ہمیں یہ ماننا چاہیے کہ جوڈیشل کمشنر کی طرف سے منظور کردہ بری کرنے کا حکم درست ہے۔

اس کے مطابق اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور اسے مسترد کر دیا جاتا ہے۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Meraj U Din Sofi
2024.06.12 11:28
I attest to the accuracy and integrity of this document